السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ علماء کا خیال ہے کہ منگنی، نکاح کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں رشتہ دینے اور لینے کا اقرار ہوتا ہے جسے شرعی اصطلاح میں ایجاب وقبول کہا جاتا ہے، اس کے متعلق شریعت کا موقف کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منگنی نکاح نہیں، بلکہ نکاح کا وعدہ ہوتا ہے یعنی فریقین یہ عہد وپیمان کرتے ہیں کہ فلاں لڑکی کا فلاں لڑکے سے نکاح کیا جائے گا، اس قول واقرار کو پورا کرنا اخلاقی فرض سمجھا جائے، اگر کوئی معقول عذر ہو تو اس عہد وپیمان کو توڑا بھی جا سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ منگنی کے بعد فریقین میں سے کسی ایک پر دوسرے کا کوئی عیب ظاہر ہو جائے جو پہلے معلوم نہ تھا یا اسے دانستہ چھپایا گیا تھا تو ایسے حالات میں قول وقرار کو ختم کیا جا سکتا ہے لیکن کسی معقول وجہ کے بغیر اسے ختم کر دینا شرعاً جائز نہیں۔ یہ بھی دوسری بدعہدیوں کی طرح ایک بدعہدی ہے جس کے متعلق اللہ کے ہاں بازپرس ہوگی۔

بہر حال ہمارے رجحان کے مطابق منگنی نکاح نہیں کیونکہ اس میں ایجاب وقبول اور دیگر شرائط نکاح مفقود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر منگنی کے بعد لڑکا فوت ہو جائے تو لڑکی اس کی وارث نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کے ذمے کوئی عدت وغیرہ ہے کیونکہ وہ فوت ہونے والے کی بیوی نہیں بلکہ اس کے لئے ابھی اجنبی کی حیثیت رکھتی ہے۔

بیوی کے لئے عقد نکاح کا ہونا ضروری ہے جو ابھی تک نہیں ہوا، ابھی تک تو نکاح کرنے پر اتفاق ہی ہوا تھا صرف اتنی چیز سے نکاح نہیں ہوتا، اس کے لئے دیگر لوازمات بھی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کے انداز بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ منگنی اور نکاح میں فرق ہے کیونکہ اس میں دوران عدت خطبة النساء اور عقدة النکاح کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اگر تم ایام عدت میں اشارہ کے طور پر عورتوں کو پیغام نکاح بھیجو یا نکاح کی خواہش کو اپنے دل میں مخفی رکھو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔‘‘

[1]’’آگے فرمایا: ’’اور جب تک عدت پوری نہ ہو جائے تم نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبة النساء اور عقدة النکاح دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صرف منگنی کر دینے سے نکاح نہیں ہوتا، یہ بات ہمارے ہاں عرف کے بھی خلاف ہے۔ اہل علم میں سے کسی نے بھی اس قسم کی بات نہیں کہی کہ منگنی سے نکاح ہو جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرۃ:۲۲۵۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:333

محدث فتویٰ